V
SIGN
OF VICTORY

Rampur State Gazette.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۵۱ | مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق یکم نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | جلد ۵۴

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایون اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	منظوری اضافہ گریڈ میجر آغا خاں صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری	۲
۲	منظوری تقرر خانصاحب منشی نصرت اللہ خاں بجائے ناظم	۲و۳
۳	منظوری اضافہ الاؤنس میجر عمران شاہ خاں صاحب کمانڈنگ آفیسر رامپور فرنٹیئر کمپنی	۳
	منظوری شرائط ملازمت خاں صاحب منشی نصرت اللہ خاں ناظم مستعار الخدمت	۳ و ۴
	تجویز مقدمہ محمد علی ملزم بنام سرکار ریاست در جرم دفعہ (۳۹۲) (تعزیرات رامپور)	۵ تا ۹

آرڈرزان کونسل رامپور اسٹیٹ

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	منظوری تقرر حاجی خاں صاحب حاجی محمد عبدالشکور صاحب بعہدہ جیلر زنان	۱۰
۲	منظوری اضافہ گریڈ منشی جمیل رضا خاں صاحب تحصیلدار تحصیل بلاسپور	۱۰ و ۱۱
۳	منظوری حکم گورنمنٹ یو پی متعلق گھاٹ کنارہ شرقی دریائے کوسی بسلسلہ بے پردگی مستورات اہل ہنود بہنگام اشنان و انجام دہی فرائض مذہبی	۱۱ و ۱۲

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم :- واقع ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء

قرینہ عرضداشت عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر باستدعائے صدور حکم منظوری عطائے اضافہ گریڈ پندرہ روپیہ ماہانہ بہ تنخواہ میجر آغا خاں صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر از تاریخ استحقاق ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء حسب تصدیق صیغہ فائنانس۔

حکم

بموجب رپورٹ میجر آغا خاں صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر کے اضافہ گریڈ کی ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء سے منظوری دیجاتی ہے سررشتۂ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم :- واقع ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء

بموجب رپورٹ خان صاحب مسٹر نصرت اللہ کا تقرر ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۱ء سے بعہدہ ناظم منظور ہے۔ سررشتۂ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — میرسانہ

جناب عالی

بصد ادب گذارش ہے کہ مسٹر عبد الجبار خاں ناظم کی واپسی خدمات کے سلسلہ میں خانصاحب مسٹر نصرت اللہ تحصیلدار لکھنؤ کی خدمات یو۔پی گورنمنٹ سے برائے ایک سال مستعار حاصل کی گئی ہیں۔ چنانچہ خان صاحب مسٹر نصرت اللہ نے ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کو رامپور پہونچکر مسٹر عبد الجبار خاں ناظم سے قبل از دوپہر چارج حاصل کرلیا ہے۔ چونکہ ہنوز یو۔پی گورنمنٹ سے خانصاحب نصرت اللہ کے متعلق شرائط منظورشدہ موصول نہیں ہوئی ہیں اسلئے اسوقت تعین تنخواہ وغیرہ کی بابت کوئی صراحت نہیں پیش کیجاسکتی۔ آرڈر کو موصول ہونے پر تعین تنخواہ وغیرہ کے متعلق پیشگاہ ہمایوں میں جداگانہ عرضداشت پیش کیجائے گی۔

تنخواہ مستدعی ہے کہ خان صاحب مسٹر نصرت اللہ کو ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۱ء سے

بعدہ ناظم مقرر کیے جانے کا حکم پیشگاہ ہمایوں سے شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔
آلی آفتاب دولت و اقبال بر ترقی باد۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر۔
پیشگاہ
معروضہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

حکم:- واقع ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

میجر عمران شاہ خاں کمانڈنگ آفیسر رامپور ٹرینگ کمپنی کو یکم نومبر ۱۹۲۱ء سے بجائے تیس روپیہ ماہانہ کمانڈ الاؤنس کے پچاس روپیہ ماہانہ الاؤنس دیا جانا منظور ہے۔ تین ماہ کے بعد سو روپیہ ماہوار الاؤنس دیئے جانے کے متعلق رپورٹ پیش ہونے پر غور کیا جائیگا۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں آرمی آرڈر جاری کیا جائے۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بغرض ... برساند

جناب عالی

میجر عمران شاہ خاں صاحب افسر کمانڈنگ رامپور ٹرینگ کمپنی کو تنخواہ رینک مبلغ ایکسو اسی روپیہ ماہوار اور کمانڈ الاؤنس مبلغ تیس روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میجر صاحب کے سپرد ٹرینگ کمپنی کے علاوہ فرسٹ رامپور رجمنٹ انفنٹری کا تمام کام بھی ہے ریکروٹس کی ٹریننگ کا کام نہایت محنت و خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ موجودہ الاؤنس نہایت قلیل ہے۔ ترتیواً بعد ادب مستدعی ہے کہ میجر عمران شاہ خاں صاحب کو بجائے تیس روپیہ کے مبلغ پچاس روپیہ ماہوار الاؤنس یکم نومبر ۱۹۲۱ء سے اور تین ماہ کے بعد مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار الاؤنس عطا فرمایا جائے۔

عالیمرتبت صاحب نائب منسٹر بہادر کو ازدیادی الاؤنس سے اتفاق ہے۔ زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

حکم:- واقع ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

حسب صراحت رپورٹ صاحب ... خاں کی شرائط ملازمت کی منظوری دی جاتی ہے۔
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بغرض ... جناب عالی ... برساند

بعد ادب گذارش ہے کہ اسٹیٹ کونسل نے جلسہ منعقدہ

۲۵ اگست ۱۹۲۱ء میں مسٹر عبد الجبار خاں ناظم کی خدمات کی واپسی، اور خاں صاحب نصرت اللہ خان کی خدمات اُن ہی شرائط پر جو بالعموم افسران مستعار الخدمت کے لئے منظور ہوتی ہیں۔ یو۔پی گورنمنٹ سے برائے عہدۂ ناظم ایک سال کے لئے مستعار حاصل کئے جانے سے اتفاق کر لیا ہے۔ مسٹر خاں صاحب نصرت اللہ خاں نے بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء قبل دوپہر عہدۂ ناظم کا چارج لے لیا ہے۔ جیسا کہ ترقی خواہ ذریعہ عرضداشت معروضہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء حضور انور میں عرض کر چکا ہے۔ اب گورنمنٹ سے شرائط موصول ہو گئی ہیں۔ اس نے بغرض منظوری حضور انور میں پیش کی جاتی ہیں۔ شرائط مندرجہ تحت ہیں۔

(۱) تنخواہ بموجب تنخواہ برٹش انڈیا اور اس پر پچیس فی صدی زائد ریاست سے ادا ہوگی۔ اضافۂ تنخواہ گورنمنٹ اور اس پر بیس فی صدی زائد ریاست سے ملے گا۔

(۲) چندہ پنشن و رخصت بموجب قواعد ریاست سے ادا ہوگا۔

(۳) سفر خرچ بموجب قواعد ریاست ملے گا۔

(۴) مکان بلا کرایہ و بلا سامان ریاست سے مہیا ہوگا۔

(۵) الاؤنس سواری چالیس روپیہ ماہوار ریاست ادا کرے گی بشرطیکہ افسر صاحب متعلق موٹر کار رکھیں۔

(۶) سفر خرچ آمد و واپسی بموجب فائنشل ہینڈ بک۔ یو۔پی جلد سویم ریاست ادا کرے گی۔

(۷) جوائنگ ٹائم بوقت آمد و واپسی بموجب قواعد برٹش انڈیا دیا جائے گا۔ تنخواہ ان اوقات کی ریاست سے ادا ہوگی۔

یہ شرائط وہ ہی ہیں جو عموماً مستعار الخدمت افسران کے لئے منظور ہوتی ہیں اور جنکو کونسل اجلاس منعقدہ ۲۵ اگست ۱۹۲۱ء میں منظور کر چکی ہے بنا بر آں ترقی خواہ متدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری شرائط مندرجہ بالا شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب

دولت و اقبال جاوید باد

عرضی

ترقی خواہ دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

معروضہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء

تجویز اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز:- واقع ۲۷/اکتوبر ۱۹۴۱ء

محمد علی ملزم سائل مع مولوی ظہیر الدین ایڈوکیٹ۔

بنام سرکار بہادر بذریعہ عالیمرتبت صاحب اسٹیٹ ایڈوکیٹ بہادر

درخواست دادرسی بنا راضی تجویز عدالت پنچ ہائی کورٹ مورخہ ۸/اکتوبر ۱۹۴۱ء جرم دفعہ ۳۹۶ تعزیرات رامپور

مختصراً واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ ۱۰ اور ۱۱/مارچ ۱۹۴۱ء کی درمیانی شب میں قریب گیارہ بجے کے پندرہ ڈاکوؤں نے بندوق۔ تبر۔ برچھہ اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر موضع منڈیان پوے تھانہ سوار میں کلیان لودھے کے مکان سے نقد روپیہ اور زیور لوٹا۔ گھر والوں کے شور وغل پر گاؤں کے لوگ موقع پر آپہونچے ڈاکو مال مسروقہ لیکر مکان کے باہر آگئے۔ اور بھاگنا چاہتے تھے کہ گاؤں کے لوگ مزاحم ہوئے دونوں طرف سے لاٹھیاں چلیں جس سے دونوں طرف کے لوگ مضروب ہوئے۔ اسی اثنا میں محمد علی اور ننے ملزمان نے جن کے پاس بندوقیں تھیں فیر کئے محمد علی ملزم کے فیر سے چھوٹے لودھا فوراً مر گیا۔ اور ننے ملزم کے فیر سے ڈاکوؤں میں سے خود ایک شخص علی حسین ملزم زخمی ہوا۔

بالآخر ڈاکو مال مسروقہ لے کر بھاگ گئے۔ اور کوئی ڈاکو موقع پر گرفتار نہیں ہوا۔ تلسی چوکیدار نے صبح کو بوقت پونے چھ بجے تھانہ سوار میں رپٹ لکھائی جس پر پولیس نے تفتیش کی لیکن ملزمان کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ مقدمہ کا انکشاف اس صورت سے ہوا کہ ایک ملزم علی حسین علاقہ تھانہ ٹھیا ٹھیر ضلع مرادآباد میں گرفتار ہوا جس سے ملزمان کا حال معلوم ہوا اور گرفتاریاں شروع ہوئیں۔ ان ملزمان میں سے ایک ملزم آل حسن نے بشرط معافی جرم سے اقبال کیا۔ اور واقعات ڈکیتی و تفصیل بیان کئے۔ پولیس نے بعد تفتیش دس ملزمان کا تحت دفعہ ۳۹۶ تعزیرات رامپور چالان کیا۔

ملزمان کو جرم سے انکار ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ رنجش کی بنا پر ان کو اس ڈکیتی میں پھانسا گیا ہے۔

عدالت سیشن نے بعد تحقیقات محمد علی ملزم کو اس بنا پر کہ اس کی بندوق کے فیر سے چھوٹے لودھ مارا گیا سزائے موت کا اور ننے ملزم کو حبس دوام کا سزایاب کیا۔ پانچ ملزمان کو دس دس سال قید سخت کا سزایاب کیا۔ دو ملزمان کو بعدم ثبوت بری اور آل حسن گواہ سلطانی کو بوجہ وعدہ معافی جیل سے رہا کیا۔ اس تجویز کی ناراضی سے ملزمان سزایاب نے عدالت پنچ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کیا۔ عدالت پنچ نے عدالت سیشن کی

تجویز بحال رکھی اور مثل برائے منظوری سزائے موت محمد علی ملزم اجلاس ہمایوں میں ارسال کی۔ محمد علی ملزم نے اپنی سزا کے خلاف جیل سے دادرسی دائر کی ہے۔

بحث ایڈوکیٹ ملزم اور عالیرتبت صاحب اسسٹنٹ ایڈووکیٹ بہادر سماعت ہوئی۔ دیگر ملزمان جو اس مقدمہ میں سزا یاب ہوئے ہیں ان کی جانب سے کوئی دادرسی ہمارے اجلاس میں پیش نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم صرف محمد علی ملزم کے متعلق تجویز صادر کریں گے۔

اس ڈکیتی کا انکشاف اس طریقہ سے ہوا کہ اس کی اصلیت میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ صورت واقعہ یہ ہے کہ علی حسین ملزم کی گرفتاری بموجب اظہار اقرار حسین گواہ ۲۲ اس طرح عمل میں آئی کہ گواہ مذکور علاقہ تھانہ میانٹھ میں بکار سرکار موضع سرسی ہمراہ سب انسپکٹر حلقہ گیا تھا۔ اس کو موضع اصالت نگر کے قریب شاہد اس سے یہ معلوم ہوا کہ علی حسین ساکن اصالت نگر کے چہرہ کی ضربات ہیں اور اس نے اس واقعہ کو سب انسپکٹر حلقہ سے کہا۔ جنہوں نے علی حسین ملزم کو بلایا اولاً علی حسین ملزم نے نمونیہ کا بہانہ کیا۔ اس کے بعد سب انسپکٹر کے دریافت کرنے پر اس ڈکیتی کا اقبال کیا۔ اور اپنی شرکت ڈکیتی میں ظاہر کی۔ اور اس ڈکیتی میں چہرہ لگنا بیان کیا ابتدائی ملزم سے دیگر ملزمان کے نام بھی معلوم ہوئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ڈکیتی اور اس کے ملزمان کا انکشاف علاقہ انگریزی میں ایک آزاد طریقے پر ہوا۔ علی حسین ملزم کے واقعات ظاہر کرنے پر محمد علی ملزم موضع سیفنی سے اور آل حسن درویش وغیرہ ملزمان علاقہ انگریزی سے گرفتار ہوئے علی حسین نے ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو اور آل حسن نے ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو مسٹر کے۔ ایل مہتا مجسٹریٹ مرادآباد کے روبرو اقبال جرم کیا۔ ان میں سے آل حسن ملزم گواہ سلطانی بنایا گیا ان دونوں ملزمان کے اقبال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے بغیر کسی اثر کے خود آزادانہ طور پر اقبال کیا۔ ان امور سے اس مقدمہ ڈکیتی کے ثبوت میں کافی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایڈوکیٹ ملزم کو اتفاق ہے کہ وقوعہ ڈکیتی ہوا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا محمد علی ملزم اس ڈکیتی میں شریک تھا یا نہیں۔ آیا اس کی بندوق کے فیر سے چھوٹے مارا گیا یا نہیں۔ محمد علی ملزم کے متعلق گواہ سلطانی آل حسن اور کلیان دھوری گواہان کی شہادت ہے کہ وہ ڈکیتی میں شریک تھا۔ اور اس کی بندوق کی فیر سے چھوٹے مارا گیا۔ ہوری اور کلیان نے محمد علی ملزم کو جیل میں شناخت کیا۔ شناخت کے متعلق ایڈوکیٹ ملزم کا یہ اعتراض ہے کہ صرف پانچ آدمی ملزم کے ساتھ ملائے گئے تھے۔ یہ تعداد کافی نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی رائے کی تائید میں ویکلی رپورٹ الہ آباد سنہ ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۰۵ پیش کی۔ اس نظیر کا حوالہ عدالت سیشن جج نے بھی اپنی تجویز میں دیا ہے لیکن اس کے جواب میں عدالت سیشن نے ایک دوسری نظیر آل انڈیا رپورٹر

الہ آباد ۱۹۳۵ء صفحہ ۷۰۴ کا حوالہ دیا ہے - جسمیں ایک ملزم کے ساتھ پانچ آدمی ملائے جانے کو کافی قرار دیا ہے - ہماری رائے میں بوقت شناخت ملزم کے ساتھ کسی خاص تعداد کے ملائے جانے کا کوئی عام قاعدہ نہیں بنایا جاسکتا - اور نہ اس کے متعلق کوئی قاعدہ اور قانون ہے - بلحاظ موقع و محل مجسٹریٹ جس کے روبرو کارروائی شناخت ہو اپنی رائے سے جتنے اشخاص کا ملانا مناسب خیال کرے ملا سکتا ہے -

عدالت سیشن نے مسئلہ شناخت پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی ہے - اور جن اشخاص سے مقابلے میں شہادت کمزور تھی اور شناخت میں کوئی سقم تھا ان کو بری کر دیا ہے - ہمکو عدالت ہائے ماتحت کی اس تجویز سے اتفاق ہے - کہ کارروائی شناخت محمد علی ملزم میں کوئی سقم نہیں ہے -

دوسرا اعتراض ایڈوکیٹ ملزم کا یہ ہے کہ محمد علی ملزم شب وقوعہ اپنے مکان موضع سیفنی میں موجود تھا اور بحیثیت اوس کے ہسٹری شیٹر ہونے کے اوسکی حاضری مسکن درج روزنامچہ پولیس ہے نیز موضع سیفنی (جہاں ملزم کا مکان ہے) سے موضع سنڈیان پورہ (جہاں ڈکیتی ہوئی) ۲۰ میل کوس کے فاصلے پر ہے اس لحاظ سے اوس شب کو یہ ملزم بعد جانچ پولیس موقع ڈکیتی پر نہیں پہونچ سکتا تھا - روزنامچہ کے اندراج کے خلاف ثبوت کی جانب سے کوئی تردید پیش نہیں کی گئی ہم نے ایڈوکیٹ ملزم کے توجہ دلانے پر یہ مناسب اور قرین انصاف خیال کیا کہ منشی فضیلت شاہ خان انسپکٹر حلقہ سے اس بابت مزید استفسار کریں - چنانچہ بدوران سماعت مقدمہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس اور انسپکٹر مذکور کو اجلاس میں طلب کیا - اور انسپکٹر حلقہ کا حلفی بیان قلمبند کیا گیا - ان کا بیان ہے کہ علی حسین ملزم کے علاقہ انگریزی میں گرفتار ہو جانے اور اس کے حالات ڈکیتی بیان کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ اس مقدمہ میں تین ہسٹری شیٹرز شریک ہوئے تھے ان میں سے ہر ہسٹری شیٹر نے اپنی حاضری مسکن کا انتظام کر دیا تھا - منجملہ ان کے محمد علی ملزم نے یہ انتظام کیا تھا کہ وہ اپنی چارپائی پر دوسرے شخص کو سلا آیا تھا اور اس شخص کو یہ ہدایت کر آیا تھا کہ کانسٹبلان کے آواز دینے پر وہ آواز دیدے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب کانسٹبلان نے اوس کے مکان پر آواز دی تو شخص جو چادر اوڑھے محمد علی کے پلنگ پر سو رہا تھا آواز دیدی جس سے کانسٹبلان کو یہ مغالطہ ہوا کہ محمد علی ملزم ہی موجود ہے - اور اس مغالطہ کے ہی بنا پر انہوں نے ملزم مذکور کی حاضری درج روزنامچہ کرادی - انسپکٹر حلقہ نے اس واقعہ کے معلوم ہونے پر محمد علی ملزم کی حاضری کی جانچ کی تو یہ ثابت ہوا کہ

محمد علی ملزم شب وقوعہ اپنے مسکن سے غیر حاضر تھا اور اندراج روزنامچہ کانسٹبلان کی غلطی کی بناء پر ہوا۔ صفائی کی جانب سے یہ کانسٹبلان پیش ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ملزم کی حاضری کا اندراج کرایا تھا۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ ظاہر کیا ہے کہ محمد علی ملزم کو بغیر دیکھے ہوئے محض اوسکے "ہوں" کر دینے پر یہ خیال کیا کہ وہ موجود ہے اور اسی وجہ سے اوسکی حاضری درج کرا دی انسپکٹر حلقہ کے جانچ کرنے پر کانسٹبلان کی جانچ غلط ثابت ہوئی اور ان کو محکمہ سے سزا دی گئی۔

فاضل ایڈوکیٹ ملزم کی یہ بحث ہے کہ دفعہ ۳۵ قانون شہادت کے بموجب روزنامچہ کا اندراج موثر ہے۔ اور دفعہ ۱۱۴ (ضمن د ۲) قانون شہادت کے مطابق روزنامچہ کے اندراج کا باضابطہ ہونا عدالت قیاس کرے گی۔ ہمکو اس قانونی بحث سے اتفاق ہے۔ لیکن جن کانسٹبلان کی اطلاع پر اندراج حاضری محمد علی ملزم عمل میں آیا ان کے بیان سے اوس اندراج کی یہ تردید بھی ہوتی ہے کہ مغالطہ کی بناء پر ایسا ہوا۔ انسپکٹر حلقہ کے بیان سے ہم یہ کمی ضرور محسوس کرتے ہیں کہ ان کو اپنی جانچ کے بعد ملزم کی عدم حاضری مسکن کی تردیدی شہادت پیش کرنا چاہیئے تھی۔ بہرحال الیبائی کی شہادت کی یہ نوعیت ہوتی ہے کہ اوس کو عدالت ثبوت کے مقابلے میں وزن کرتی ہے اگر شہادت ثبوت کے مقابلہ الیبائی کی شہادت زیادہ وزنی ہوتی ہے تو شہادت ثبوت پر یقین نہیں کرتی ورنہ الیبائی کی شہادت کو مسترد کر دیتی ہے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں بھی عدالت سیشن نے اپنی فاضلانہ تجویز میں اس امر کا لحاظ کیا ہے اور شہادت ثبوت کے نہایت قوی ہونیکی بناء پر الیبائی کی شہادت مسترد کر دی۔ ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ محمد علی ملزم کے خلاف گواہ سرکاری کی شہادت یہ ہے کہ وہ ڈکیتی میں شریک تھا اور اسی کے فیر سے چھوٹے مارا گیا۔ اور کلیان مستغیث کا یہ بیان ہے کہ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ محمد علی نے چھوٹے کے بندوق ماری۔ ہوری کا بھی یہ بیان ہے کہ میں چھوٹے کے قریب تھا جس وقت محمد علی ملزم نے بندوق ماری تھی اور گواہ سرکاری کے بیان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب گاؤں والوں اور ڈکوؤں کے درمیان لاٹھی چلی تو گاؤں والوں کی لاٹھی محمد علی ملزم کے پہونچہ پر لگی۔ چنانچہ بوقت گرفتاری محمد علی ملزم کی کلائی میں ایک چوٹ تھی ڈاکٹر ظریف صاحب نے اس چوٹ کا معائنہ کیا اور انہوں نے اپنے بیان میں یہ ظاہر کیا کہ ملزم کی " النا " ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ یہ امر شہادت ثبوت سے ثابت کیا گیا ہے کہ ڈاکوؤں اور گاؤں والوں کے درمیان لاٹھی چلی محمد علی ملزم کے بھی اس ہنگامہ میں ضرب آئی ڈاکٹری شہادت سے

یہ ثابت ہے کہ یہ چوٹ اُسی مدت کی ہے جتنی مدت کا یہ واقعہ ڈکیتی ہے یہ جملہ واقعات محمد علی ملزم کے ارتکاب جرم کو کافی طور پر ثابت کرتے ہیں -

ملزم نے جو صفائی کے گواہ پیش کئے ہیں ان میں سے گواہان ۲ نہایت ۵ مجرم ڈکیتی جیل میں ہیں اور گواہ ۱ قتل کے مقدمہ میں قید ہے - ایسے گواہان کی شہادت کیا قابل وقعت ہو سکتی ہے

ملزم نے آل حسن گواہ سرکاری سے رنجش کسی معتبر شہادت سے ثابت نہیں کی اور اپنی حاضری مسکن کے متعلق جو گواہ پیش کئے ہیں وہ وہ کانسٹیبلان ہیں جنہوں نے اندراج حاضری مسکن کو غلط فہمی کی بنا پر ثابت کیا ہے ان گواہان کے علاوہ ملزم نے کوئی دوسری شہادت اپنے مسکن پر موجودگی کی نہیں پیش کی -

بر بنائے وجوہ مندرجہ بالا ہم ملزم کے مقابلہ میں بہت کافی ثبوت اس امر کا پاتے ہیں کہ وہ ڈکیتی میں شریک تھا - اور چھوٹے ادسی کے فیر سے مارا گیا -

ایڈوکیٹ ملزم نے یہ بحث بھی کی ہے کہ تحت دفعہ ۳۹۶ تعزیرات رامپور سزائے موت لازمی نہیں ہے - سزائے قید بھی دی جا سکتی ہے - ہمارے نزدیک ملزم کو جو سزائے موت تجویز کی گئی ہے وہ اس کے نوعیت جرم کے لحاظ سے صحیح ہے - عدالت سیشن نے اپنی تجویز میں ہر ملزم کے مقابلہ میں اسکی نوعیت جرم کے لحاظ سے سزا تجویز کی ہے -

لہذا حکم ہوا کہ

دادرسی محمد علی ملزم نامنظور ہو - تجویز عدالت بنچ ہائی کورٹ بحال رہے - محمد علی ملزم کو بہ ثبوت جرم دفعہ ۳۹۶ تعزیرات رامپور سزائے موت ذریعہ پھانسی دی جائے - اور اس کو اس وقت تک گلو بستہ لٹکایا جائے کہ اس کا دم نکل جائے اوسکی نعش اوسکے ورثا چاہیں تو ان کو دیدی جائے - اصل تجویز شامل دادرسی محمد علی ملزم ہو - ایک نقل مثل منظوری سزائے موت ۲ میں شامل کی جائے - ایک نقل درج گزٹ ہو مثل برائے کارروائی اجرائے احکام ہائی کورٹ کو مرسل ہو -

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

آرڈرز ان کونسل رامپور اسٹیٹ

آرڈر نمبر ۲۲۲ واقع ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۱ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں حکم عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء بدیں مضمون پیش ہوا کہ مرزا محمد طاہر بیگ صاحب جیلر ۷ ستمبر ۱۹۲۱ء کی شام کو ریلیو کر دیئے گئے۔ اور ان کے بجائے خان صاحب حاجی محمد عبد الشکور دھری، ۵ سال ریٹائرڈ جیلر یو۔پی۔ باشندہ ضلع غیر کو تجویز کیا گیا ہے اور ایک سو پچیس روپیہ ماہانہ تنخواہ دی جانا طے پایا ہے۔ ممبر صاحبان سروس سلکشن بورڈ نے خان صاحب حاجی محمد عبد الشکور کے عارضی تقرر سے اتفاق کر لیا ہے۔ چونکہ انہوں نے ۴ ستمبر ۱۹۲۱ء کی صبح سے جیل کا چارج لینا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے تاریخ مذکور سے منظوری تقرر کے لئے محکمہ نے استدعا کی ہے لہذا حسب تجویز عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر خان صاحب حاجی محمد عبد الشکور۔ باشندہ ضلع غیر کے عارضی تقرر کی بجائے ایک سال از ۴ ستمبر ۱۹۲۱ء بمشاہرہ ایک سو پچیس روپیہ ماہانہ بعہدہ جیلر زندان رامپور منظوری دی جاتی ہے۔

طے پایا کہ:-

کونسل کو حکم مصرحۂ بالا سے اتفاق ہے۔

حکم ہوا کہ

حکم ہذا نقل حکم منسلکہ برائے شمول سررشتہ صدر کو مرسل ہو۔ سررشتہ صدر سے حکم ہذا کی ایک نقل برائے اندراج گزٹ اسٹیٹ پریس کو بھیجی جائے۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

آرڈر نمبر ۳۴ واقع ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۱ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر کی تجویز بابت اضافہ گریڈ پانچ روپیہ ماہانہ بہ تنخواہ منشی جمیل رضا خاں صاحب تحصیلدار بلاسپور از ۱ ستمبر ۱۹۲۱ء بدیں صراحت پیش ہوئی کہ صیغۂ فائنانس سے استحقاق اضافہ کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اور رقم

اضافہ بجٹ سال رواں میں منظور ہو چکی ہے طے پایا کہ :-

حسب تجویز منشی جمیل رضا خاں صاحب تحصیلدار بلاسپور کی موجودہ تنخواہ میں پانچ روپیہ ماہانہ اضافہ گریڈ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۱ء سے منظوری دیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیمرتبت صاحب منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

آرڈر نمبر ۳۲۶ :- واقع ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں طے پایا کہ :-

دریائے کوسی کے مشرقی کنارے پر ہندو مستورات کے نہانے کے مخصوص گھاٹ کے انتظام بے پردگی کے سلسلہ میں منجانب گورنمنٹ رامپور حکم مندرجہ ذیل سرکاری گزٹ میں شائع کیا جانا منظور کیا جاتا ہے

حکم گورنمنٹ رامپور

(مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

بارگاہ اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم فرمانروائے ریاست رامپور نے بذریعہ روبکار مطبوعہ گزٹ ۳۴ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۴۱ء ہندو مستورات کے نہانے اور مذہبی فرائض انجام دینے کے لئے دریائے کوسی کے مشرقی کنارے پر مسندر کی جانب ایک گھاٹ مخصوص فرما دیا ہے اور اشنان کے وقت گھاٹ مذکور کے اردگرد پچاس گز کے فاصلے تک مردوں کے جانے کی ممانعت فرما دی ہے۔ چونکہ گھاٹ مذکور پر مستورات کے نہانے کے اوقات میں مردوں کے داخل ہونے سے اُن کی بے پردگی ہوگی جو باعث اذیت ہے اور ان کے بہ آسائش نہانے اور فرائض مذہبی انجام دینے میں خلل واقع ہوگا۔ جس سے نقض امن ہوجانے کا قوی احتمال ہے۔ لہذا گورنمنٹ رامپور حکم دیتی ہے۔ اور اعلان کرتی ہے کہ ان اوقات میں جب کہ ہندو مستورات زنانے گھاٹ پر نہانے کے لئے جاتی ہوں گھاٹ مذکور کے اردگرد پچاس گز کے فاصلہ تک کوئی مرد خواہ نہانے یا تیرنے یا شکار یا کھیلنے یا کسی غرض سے داخل نہ ہو۔ شخص مذکور بصورت خلاف ورزی وبصورت ثبوت جرم مستوجب سزائے متذکرہ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات رامپور کا ہوگا۔ ایک نقل حکم ہذا کی درج گزٹ کی جائے۔ اور ایک ایک نقل حکم ہذا

کی دو تختوں پر پختہ رنگ سے لکھی جائے
اور یہ دونوں تختے زمانے کے اوقات میں مقررہ
گھاٹ مذکور کے دونوں جانب نصب
کر دیئے جائیں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صادرہ فی الفور احکام ضابطہ
جاری ہوں۔ آرڈر ہذا کی ایک ایک نقل
برائے انتظام نصب تختہ جات عالیمرتبت
صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس کی خدمت
میں مرسل ہو۔ ایک نقل عالیمرتبت صاحب
چیف مجسٹریٹ بہادر کی خدمت میں ارسال
کی جائے۔ ایک نقل برائے اندراج
گزٹ اسٹیٹ پریس کو بھیجی جائے۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل